www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان
	مُعْصِرات بادل		عَقَّبَ (مڑنا۔ پیچھے لگنا)	عمہ	عَمِہَ اندھا ہونا
	(عَصَرَ نچوڑنا) (۱۲/۴۹)		مُعَقِّب چوکیدار عاقَبَ بدلہ لینا	عمی	اَعْمٰی عُمْی اندھا (ص ۲/۲)
عصف	عَصْف چارہ عاصِف ہوا	عقد	عَقْد عہد، وعدہ (عُقْدَۃ گرہ)		عَمِیَ اندھا ہونا عَمِیَ دھندلاہٹ
	(عَصَفَ آندھی چلنا)		عَقَّدَ مضبوط بنانا		(اَعْمٰی اندھا کرنا عَمِیَ مخفی رکھنا ۱۱/۲۸)
عصم	عَصَمَ بچانا	عقر	عَقَرَ کاٹنا عاقِر بانجھ	عنب	عِنَب انگور (ص ۲/۲)
	(عِصم اور عِصمۃ ناموس)	عقل	عَقَلَ سمجھنا	عنت	عَنَتَ تکلیف اٹھانا
	اِعْتَصَمَ پکڑنا اِسْتَعْصَمَ بچنا	عقم	عَقِیْم بانجھ۔ ہوا		اَعْنَتَ مشقت میں ڈالنا
عصو	عَصَا لاٹھی	عکف	عَکَفَ رکنا۔ ٹھہرنا اِعْتِکاف (ص ۱/۱۱)	عند	عِنْدَ پاس عَنِیْد مخالف
عصی	عَصٰی نافرمانی کرنا	علق	عَلَقَ لٹکنا۔ لٹکانا	عنق	عُنُق گردن
عضد	عَضُد بازو۔ مددگار		(عَلَقَۃ جما ہوا خون ص ۲/۲)	عنکبوت	(عَنْکَبُوت مکڑی ص ۱/۲)
عض	عَضَّ کاٹنا	علم	(عالَم جہان ۱/۱) اَعْلام پہاڑ	عنو	عَنَا جھکنا
عضل	عَضَلَ روکنا		علامۃ نشانی	عوج	عِوَج ٹیڑھ
عضو	عُضْو (ج عِضِین) ٹکڑا		عَلِمَ آگاہ ہونا۔ جاننا۔ عالِم	عود	عادَ دوبارہ کرنا اَعادَ دوہرانا
عطف	عِطْف پہلو		عَلَّمَ آگاہ کرنا سکھلانا	عوذ	عاذ پناہ لینا اَعاذَ پناہ میں دینا
عطل	عَطَّلَ چھوڑنا مُعَطَّلَۃ بیکار		تَعَلَّمَ سیکھنا		اِسْتَعاذ پناہ چاہنا
عطو	عَطٰی اَعْطٰی (عطاء) دینا	علن	اَعْلَنَ ظاہر کرنا علانیۃ ظاہر	عور	عَوْرَۃ پردہ
	تعاطی پہنچنا	علو	عَلَا (یَعْلُو) بلند ہونا سر اٹھانا	عوق	عَوَّقَ روکنا
عظم	عَظُمَ بڑی عَظِیْم بڑا بزرگ		سرکشی کرنا۔	عول	عالَ بے انصافی کرنا۔ جھکنا
	(اَعْظَمَ بڑا کرنا زیادہ دینا ۶۵/۵)		تعالٰی آنا تعالٰی بلند ہونا۔	عوم	عام سال
	عَظَّمَ تعظیم کرنا		اِسْتَعْلٰی غالب آنا	عون	عَوان بوڑھا
عفر	عِفْرِیت جن	عمد	(عَمَدَ ج عِماد ستون ص ۲/۲)		اَعانَ مدد کرنا اِسْتَعانَ مدد چاہنا
عف	تَعَفُّف بچنا		تَعَمَّدَ (دیدہ دانستہ) کام کرنا		تَعاوَنَ ایک دوسرے کی مدد کرنا
	(استعفف بچے رہنا)	عمر	عُمُر مدت معمّر بوڑھا	عہد	عَہِدَ عہد کرنا عاہَدَ معاہدہ کرنا
عفو	عَفْو زائد		عَمَرَ آباد کرنا (عَمَّرَ لمبی عمر دینا ۲/۹۶)	عہن	عِہْن اون
	عَفَا بڑھانا۔ معاف کرنا		(اِعْتَمَرَ عمرہ کرنا ص ۱/۱۱)	عیب	اَعابَ خراب کرنا
عقب	عاقِبَۃ انجام عَقِب اولاد		(اِسْتَعْمَرَ دیر تک بسانا ۱۱/۶۰)	عیس	(عِیْسٰی ص ۱/۲)
	ایڑی ص ۲/۳)	عمق	عُمْق گہرائی عَمِیْق دُور	عیش	عاشَ زندہ رہنا
	عُقْبَۃ گھاٹی عِقاب بدلہ۔ عذاب	عمل	عمل کام کرنا۔ کمانا۔ محنت کرنا		مَعِیْشَۃ ج مَعایِش سامان
	اَعْقَبَ پیچھے لگانا یعقوبؑ (ص ۱/۱)	عم	(عَمّ چچا عَمَّۃ پھوپھی ص ۲/۲)	عیل	عَیْلَۃ تنگدستی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو اس لفظ کا اطلاق عموماً ظاہری آنکھوں کے اندھے پن پر ہوتا ہے۔ لیکن گاہے گاہے دل کے اندھے پن پر بھی ہوتا ہے۔ مثلاً:

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ (۲۷/۸۱) — اور آپ ان اندھوں کو گمراہی سے (نکال کر) راستہ نہیں دکھا سکتے۔

۲۔ اَکْمَہَ: مادرزاد اندھے کو کہتے ہیں (م ل - منجد) قرآن میں ہے:

وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ (۵/۱۱۰) — اور (اے عیسیٰؑ) تم میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو چنگا کر دیتے تھے۔

۳۔ عَمِهَ، عَمَہٌ: بمعنی فقدان بصیرت (منجد) اور بمعنی دل کا اندھا پن (م ق) اور بمعنی حیران ہونا۔ گمراہی میں بھٹکنا (منجد) اور بمعنی حیرانگی کی وجہ سے تردّد میں پڑنا (مف) ارشادِ باری ہے:

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (۲/۱۵) — اللہ اُن سے مذاق کرتا ہے اور انہیں مہلت دیے جاتا ہے کہ سرکشی میں پڑے بھٹک رہے ہیں۔ (جالندھری)

اپنی سرکشی میں اور حالت یہ ہے کہ دل کے اندھے ہیں (عثمانی)

ماحصل: مادرزاد اندھے کے لیے اَکْمَہَ اور اس کے علاوہ اَعْمٰی کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور عَمَہٌ بمعنی دل کا اندھا ہونا۔

اندھیرا کرنا۔ ہونا کے لیے دیکھیے "تاریکی چھانا"

۴۲۔ انصاف

کے لیے قِسط اور عَدل کے الفاظ آئے ہیں

۱۔ قِسط: کے معنی کسی کو اس کا حق پورا پورا ادا کر دینا یعنی اس کے بنیادی معنی ظلم سے بچنے کے ہیں (مف) اس لحاظ سے اس کا معنی انصاف کرنا کر لیا جاتا ہے۔ اور اس کا اطلاق ظاہری امور میں انصاف کرنے پر ہوتا ہے۔ اسی لیے میزان اور مکیال کو بھی قسط کہتے ہیں (فق ل ۱۹۴)

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ (۵۵/۹) — اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو۔

پھر قِسط کا لفظ لغت ذوی الاضداد سے ہے۔ اگر قَسَطَ یَقْسُطُ ہو تو اس کے معنی اُوپر بیان ہوئے اور قَسَطَ یَقْسِطُ تو اس کے معنی کسی کے حق دبانے، حق کے خلاف کرنے اور حق سے تجاوز کرنا ہوں گے ——— (مف منجد) ارشاد باری ہے:

وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا (۷۲/۱۵) — اور وہ جو بے انصاف (ظالم) ہوتے وہ جہنم کا ایندھن بنے (عثمانیؒ)

پھر کسی کے حق کی ادائیگی خواہ ایک مشت ہو یا کئی حصوں میں۔ اس کے لیے بھی قِسط اور اَقساط کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ گویا لفظ قسط کا استعمال حق کی ادائیگی کل اور جزو دونوں پر ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ هَلَعَ : صاحب فقہ اللغۃ کے مطابق یہ جزع کی انتہائی کیفیت ہے (ف ل ۴۸) بے حوصلہ اور بے صبر ہونا۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا (۷۰/۱۹)	کچھ شک نہیں کہ انسان کم حوصلہ پیدا ہوا ہے جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔

۶۔ اِضْطَرَّ : ضَرَّ اور ضُرَّ بمعنی کسی کو تکلیف دینا۔ نقصان پہنچانا اور اضطرہ علی الامر بمعنی کسی کو کسی کام پر مجبور کر دینا۔ اور اضطر بمعنی کسی کو مجبور کرنا۔ حاجتمند بنانا (منجد) گویا اضطرار ایسی بے قراری ہے جس سے انسان کی کوئی حاجت وابستہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (۲/۱۷۳)	پھر جو کوئی بیقرار ہو جائے بشرطیکہ وہ نہ تو خدا کا نافرمان ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو اس پر (سخت بھوک کی حالت میں کوئی حرام چیز کھا لینے پر) کچھ گناہ نہیں۔

۷۔ اِسْتَفَزَّ : فَزَّ کے معنی کسی کے ہوش اڑا دینا۔ کسی کو گھبراہٹ میں مبتلا کر کے نکال دینا۔ اور اِسْتَفَزَّ بمعنی مضطرب کر دینا، ہلکا بنا دینا (مف) اور ذلیل جاننا کے معنوں میں آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (۱۷/۶۴)	اور گھبرا لے تو ان کو جن کو تو گھبرا سکے اپنی آواز سے۔ (عثمانیؒ)

ماحصل:
(۱) فَرَغَ : دل کا صبر و سکون سے خالی ہونا۔
(۲) جَزِعَ : جب بے صبر بن کر زبان سے واویلا کرنے لگے۔
(۳) فَزِعَ : گھبراہٹ جو کسی چیز کی دہشت کی وجہ سے ہو۔
(۴) کرب : جس بیقراری میں غم کا عنصر بھی شامل ہو۔
(۵) هَلَعَ : جزع کی انتہائی کیفیت۔
(۶) اضطر : کسی ضروری حاجت کی تکمیل کے لیے بیقرار ہونا۔
(۷) اِسْتَفَزَّ : کسی دوسرے کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنا۔

۷۶ — بیکار ہونا

کے لیے فَرَغَ اور عَطَلَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ فَرَغَ : کسی کام سے فارغ ہونا (ضد شَغَلَ مف) یعنی کسی شخص کا کسی ایک کام کو ختم کر کے فارغ ہونا۔ قرآن میں ہے:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ (۹۴/۷، ۸)	تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو۔ اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

۲۔ عَطَلَ : بمعنی کسی مزدور کا بے کار ہونا یا عورت کا زیور سے خالی ہونا (مف) اور عَطَّلَ بمعنی کسی کو بے کار چھوڑ دینا۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ضَنْك: بمعنی بود و باش اور رہن سہن کی تنگی۔ (ف ل ۵۴) دل کی بے اطمینانی و بے قراری۔ تفکرات کا ہجوم رہنا۔ ضَنَاكَة بمعنی تنگ زندگی (منجد)۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (۲۰/۱۲۴) — اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی۔

۴۔ ضِيْق: جگہ کی تنگی کے لیے استعمال ہوتا ہے (ف ل ۵۴) اور اس کی ضد سَعَة بمعنی فراخی ہے۔

(م ل) ارشادِ باری ہے:

اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا (۲۵/۱۳) — اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے۔

کبھی اس کی ضد رَحُبَ بھی آتی ہے جیسے:

حَتّٰىٓ اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (۹/۱۱۸) — یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہو گئی۔

پھر کبھی ضِيْق کا لفظ حَرَج یعنی دل کی تنگی کے معنوں استعمال ہوتا ہے۔ گویا یہ ضِيْق کا معنوی استعمال ہے۔ جیسے:

وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ (۱۶/۱۲۷) — اور جو بداندیشی کرتے ہیں اس سے تنگدل نہ ہو۔

۵۔ حاجة، الحوج بمعنی احتیاج اور فقر و فاقہ۔ اور حَاجَ بمعنی محتاج ہونا۔ اور حاجت بمعنی ضرورت۔ وہ تنگی جو کسی خواہش یا ضرورت کے پورا نہ ہونے کی وجہ دل میں محسوس ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا (۵۹/۹) — اور جو کچھ انہیں ملا ہے۔ اس سے اپنے سینوں میں تنگی محسوس نہیں کرتے۔

ماحصل: (۱) عُسْر: تنگی کے وقت کے لیے۔
(۲) حرج: دل کی تنگی اور گھٹن کے لیے۔
(۳) ضنك: زندگی کی تنگی اور پریشانیوں کے لیے یا تفکرات سے زبوں حالی کے لیے۔
(۴) ضِيْق: جگہ کی تنگی کے لیے۔
(۵) حاجة: وہ گھٹن جو کسی خواہش یا ضرورت کے پورا نہ ہونے پر پیدا ہوتی ہے۔

۲۳۔ تنگ کرنا۔ ہونا

کے لیے ضَاقَ، قَدَرَ، قَبَضَ، حَصِرَ اور حَفًّا (حفو) کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ ضَاقَ: جگہ کی تنگی پر دلالت کرتا ہے۔ تفصیل اوپر گزر چکی۔

۲۔ قَدَرَ، قَدَرَ کے معنی بنیادی طور پر کسی چیز کا اندازہ کرنا اس کی دیکھ بھال اور اس کی تدبیر کرنا ہے (منجد) لیکن جب یہ لفظ رزق کے ساتھ منسوب ہو گا تو اس سے مراد رزق کی تنگی ہوتا ہے اور اس کی ضد بسط آتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ خبر

کے لیے خَبَر[1]۔ خُبْر[2] اور نَبَا[3] کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ خَبَر (ج اخبار) مشہور لفظ ہے۔ ایسا واقعہ جس کا انسان کو علم نہ ہو۔ اور کسی دوسرے ذریعے سے اسے اطلاع ہو وُہ خبر ہے۔ گردوپیش کے حالات کا علم قرآن میں ہے:

قَالَ لِاَھْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ (۲۸/۲۹)

موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو۔ میں نے آگ دیکھی ہے۔ شاید وہاں سے کوئی خبر لا سکوں۔

دُوسرے مقام پر ہے:

قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ (۹/۹۴)

آپ کہہ دیجئے، عذر مت کرو۔ ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے۔ تمہارے حالات کی اللہ نے ہمیں دے دی ہے

۲۔ خُبْر: کسی واقعہ کی حقیقت کا علم، تجربہ، بصیرت۔ کہتے ہیں صَدَّقَ الْخَبَرَ الْخُبْرَ۔ تجربہ اور مشاہدہ نے سنی ہوئی خبر کی تصدیق کی (منجد) قرآن میں ہے:

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا (۱۸/۶۹)

اور تم اس بات پر کیسے صبر کر سکتے ہو جس کو سمجھ لینے پر آپ قادر نہیں۔

۳۔ نَبَا: کسی اہم معاملہ کے متعلق خبر (مف) خصوصاً ایسی خبر جس سے سننے والا بھی متعلق ہو۔ اور خواہ یہ خبر گزشتہ واقعہ سے تعلق رکھتی ہو۔ یا آئندہ کے حالات سے۔ قرآن میں ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا (۴۹/۶)

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی بدکردار کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

ماحصل: خَبَر اور نَبَا میں مندرجہ ذیل فرق ہیں:

(۱) خبر عام ہے، نبا خاص۔ نبا وُہ خبر ہے جس کے سننے والے کی ذات سے تعلق ہو اور وُہ اس پر اثر انداز ہو سکتی ہو۔ امام راغب کے الفاظ میں اہم خبر۔ کہتے ہیں یہ بات فلاں کے لیے نبا ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہتے کہ خبر ہو سکتی ہے۔

(۲) نَبَا کا تعلق مستقبل اور ما بعد الطبیعات سے بھی ہو سکتا ہے جبکہ خبر کا تعلق صرف ماضی اور حال سے ہوتا ہے۔

(۳) اَنْبَاَ اور نَبَّاَ آگاہ کرنا کے معنوں میں آتے ہیں۔ اور اَخْبَرَ اطلاع دینے کے معنوں میں۔ کہتے ہیں ھٰذَا الْاَمْرُ یُنْبِئُ كَذَا (یہ معاملہ ایسی بات کی نبا دیتا ہے) یہ نہیں کہتے کہ تُخْبِرُ كَذَا (اس بات کی خبر دیتا ہے (فق ل ۲۹) اور خُبْر اس خبر کو کہتے ہیں جو تحقیق سے درست ثابت ہو۔

۳۔ ختم ہونا

کے لیے نَفِدَ[1] اور خَتَمَ[2] کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نَضِجَۃ نباتات کی رونق کے لیے آتا ہے۔

رہنا کے لیے دیکھیے "آباد ہونا" اور "ٹھہرنا"

۲۱ ــــــ ریت

کی عربی لغت رَمَل ہے جو قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔ البتہ اس کی مختلف صورتوں کے لیے سَرَاب، کَثِیْب اور اَحْقَاف کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَرَاب: ہر پینے کی چیز کو شَرَاب کہتے ہیں۔ اور جو چیز بظاہر شراب نظر آئے مگر حقیقتاً وہ پینے کی چیز نہ ہو اسے سَرَاب کہتے ہیں (مف) پھر مجازاً اس کا استعمال ہر بے حقیقت چیز پر ہوتا ہے اور بالعموم اس لفظ کا استعمال ریت کے اس وسیع میدان پر ہوتا ہے جو سورج کی روشنی میں ایک خاص زاویہ سے اور دُور سے دیکھنے پر ٹھاٹھیں مارتا ہوا پانی معلوم ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

كَسَرَابٍۢ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْـَٔانُ مَآءً (۲۴/۳۹) — جیسے میدان میں سراب کہ پیاسا آدمی اسے پانی سمجھے۔

۲۔ کَثِیْب: ریت کا لمبا چوڑا ٹیلہ (فل ۲۷۲) ارشادِ باری ہے:

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا (۷۳/۱۴) — جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ ایسے ہو جائیں جیسے ریت کے پھسلتے تودے۔

۳۔ اَحْقَاف: (واحد حقف) بمعنی ریت کا کئی ٹیلوں پر مشتمل میدان اور اَحْقَاف بمعنی ریت کا سینکڑوں میل میں پھیلا ہوا وسیع میدان (منجد) اور بمعنی ربع مسکون مغربی یمن کا وُہ علاقہ جو قوم عاد کا مرکز تھا (م ق) قرآن میں ہے:

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ (۴۶/۲۱) — اور قوم عاد کے بھائی (ہودؑ) کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم میں سرزمینِ احقاف یاں ہدایت کی۔

ماحصل: سَرَاب: پانی معلوم ہونے والا ریت کا میدان۔ کَثِیْب: بھربھری اور گرنے پھسلنے والی ریت کا تودہ۔ اور اَحْقَاف ریت کے کئی تودوں پر مشتمل وسیع میدان۔

ریزہ ریزہ کے لیے دیکھیے "چُورا چورا"۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ غمگین ہونا۔ غم کھانا

کے لیے حَزَنَ، اَسِیَ (اسی)، اَبْلَسَ اور اِبْتَئَسَ (بئس) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَزَنَ: بمعنی غم کرنا۔ غم کھانا (تفصیل اوپر گزر چکی) جیسے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (۹/۴۰) غم نہ کیجیے۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۲۔ اَسِیَ: بمعنی کسی چیز کے کھو جانے پر غم کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ (۵۷/۲۳) تاکہ جو کچھ تم سے فوت ہو گیا اس کا غم نہ کھایا کرو اور جو تم کو اس نے دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو۔

۳۔ اَبْلَسَ: بمعنی سخت مایوسی کے باعث غمگین ہونا (مف) اور بمعنی بے خیر ہونا۔ غمگین اور شکستہ دل ہونا (منجد) یعنی ایسا غم جو کسی امر میں سخت مایوس ہو جانے کی وجہ سے لاحق ہو۔ اور شیطان کو بھی ابلیس اس لیے کہا گیا کہ وہ خدا کی رحمت سے مایوس اور شکستہ دل ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ (۳۰/۴۹) اور بارش کے نزول سے پہلے تو وہ ناامید ہو رہے تھے۔

۴۔ اِبْتَئَسَ: بئس میں سختی اور ناگواری کے معنی پائے جاتے ہیں (مف) اور ابتئس کے کسی بات کو ناگوار محسوس کرنا اور اس پر غم لگ جانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (۱۱/۳۶) اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ اب کے بعد تیری قوم سے کوئی شخص ایمان نہ لائے گا مگر جو پہلے لا چکا۔ تو جو کام یہ کر رہے ہیں ان کی وجہ سے غم نہ کھاؤ۔

ماحصل: (۱) حَزَنَ: کسی حادثہ یا مصیبت کی وجہ سے غم کھانا۔

(۲) اَسِیَ: ایسی چیز پر غم کھانا جو ہاتھ سے نکل چکی ہو۔

(۳) اِبْلِس: ایسا غم جو کسی امر پر مایوسی کی وجہ سے لاحق ہو۔

(۴) اِبْتَئَسَ: کسی دوسرے کی ناگوار اور ناقابلِ برداشت چیز کی وجہ سے غم کا لاحق ہونا۔

۹۔ غور کرنا

کے لیے رَاٰی، نَظَر اور بَصَرَ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل "دیکھنا" میں ملے گی۔ جب یہ معنوی طور پر استعمال ہوتے ہیں تو اس سے مراد سوچنا یا غور کرنا ہی ہوتا ہے۔ تاہم یہ غور یا سوچ وقتی قسم کا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن میں غور و فکر کے لیے تَفَكَّرَ، تَدَبَّرَ، تَفَقَّهَ، اِدَّكَرَ اور اِسْتَنْبَطَ کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ (۳۸/۳۱) جب شام کے وقت سلیمانؑ پر چاک و چوبند اور سبک رفتار گھوڑے پیش کیے گئے۔

۴۔ عَادِیَات: عَادِیَة کی جمع ہے اور عَادِیَة، عَادِی کا مؤنث ہے اور عَادِی بمعنی وہ جماعت جو قتل و قتال کے لیے تیار ہو۔ لوٹنے والے گھوڑے۔ اور عَدَا الْفَرَسُ بمعنی گھوڑے نے ایک دوڑ لگائی۔ اور تَعَادَی الْقَوْمُ بمعنی لوگوں نے دوڑ میں مقابلہ کیا (منجد) گویا عَادِیَات سے مراد وہ جنگ پر جانے والے گھوڑے ہیں جو مقابلہ کی دوڑ میں حصہ لیتے رہے ہوں۔ ارشادِ باری ہے:

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا (۱۰۰/۱) ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں۔

ماحصل: (۱) خَيْل، اسمِ جنس۔ اس کا استعمال عام ہے۔ گھوڑے کے لیے بھی اور گھڑسوار کے لیے بھی اور مجموعہ کے لیے بھی۔

(۲) صٰفِنٰت: تین ٹانگوں پر کھڑا ہونے والے چاک و چوبند گھوڑے۔

(۳) جِیَاد: سبک رفتار اور عمدہ قسم کے گھوڑے۔

(۴) عَادِیَات، وہ گھوڑے جو گھڑ دوڑ میں حصہ لیتے اور جنگ کے لیے تیار کیے گئے ہوں۔

گھومنا کے لیے دیکھیے "پھرنا"

۲۷۔ گھیرنا

کے لیے حَفَّ، اَحَاطَ (حوط) حَصَرَ اور حَاقَ (حیق) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ حَفَّ: بمعنی کسی چیز کو دونوں جانب سے گھیرنا (مف) اور حَفَّهٗ بکذا بمعنی احاطہ کر لینا (منجد) اور مَحِفَّة بمعنی ڈولی۔ تختِ رواں جس پر چاروں طرف سے پردہ ڈالا گیا ہو (م۔ ق) قرآن میں ہے:

وَحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا (۱۸/۳۲) اور ہم نے ان دونوں باغوں کے گرداگرد کھجور کے درخت لگا دیے تھے اور ان کے درمیان کھیتی پیدا کر دی تھی۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ (۳۹/۷۵) اور تو دیکھے گا کہ فرشتے عرش کے ارد گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔

۲۔ اَحَاطَ، بمعنی احاطہ کرنا۔ چار دیواری بنانا۔ کسی چیز کو اس طرح گھیرنا کہ اس چیز کی حفاظت رہے۔ (مف) اس طرح کہ نہ تو وہ چیز خود باہر نکل سکے نہ اس میں سے کچھ کوئی دوسرا باہر لے جا سکے۔ جیسے گھر کا احاطہ چار دیواری سے کر لیا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ (۱۰/۲۲) اور ہر طرف سے لہریں اُن پر آنے لگتی ہیں اور انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ وہ لہروں میں گھر چکے۔

اس لفظ کا استعمال معنوی طور پر بھی ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ کیوں نہیں۔ جس نے بُرے کام کیے اور اُس کے گناہوں نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مقروض بھی (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ (9/60) — (زکوٰۃ کا مال) غلاموں کو آزاد کرانے، قرضداروں کا قرضہ بیباک کرنے اللہ کی راہ اور مسافروں پر خرچ کرنا چاہیے۔

اور مَغْرَم اور غُرْم دونوں ہم معنی ہیں۔ اور مُغْرَم وہ شخص ہے جس پر تاوان پڑ جائے۔ ارشادِ باری ہے:

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ (56/65-66) — اگر ہم چاہیں تو اس (کھیتی) کو چورا چورا کر دیں۔ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ گے کہ (ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنس گئے۔

ماحصل:
(۱) ضَرًّا: نقصان۔ عام ہے۔
(۲) خَسَارًا: تجارت میں گھاٹا۔ راس المال میں کمی ہونا
(۳) کَسَاد: اشیائے فروختنی کی مانگ کم ہونا یا ختم ہونا۔
(۴) بَخْس: اچھی چیز کے بدلے ناقص اور ردی چیز ملنا۔
(۵) بَوَار: خسارہ ہوتے ہوتے تباہ ہو جانا۔
(۶) مَغْرَم: تاوان۔ جو رقم بلا وجہ ادا کرنی پڑے۔

۲۱۔ نکاح کرنا۔ کرانا

کے لیے نَكَحَ، اَنْكَحَ اور زَوَّجَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ نَكَحَ: النكاح وہ عقد ہے جو زوجین میں قرار پاتا ہے (مف) اور اس کا تعلق صرف مکلف مخلوق سے ہے یعنی انسانوں اور جنوں سے۔ اور نَكَحَ بمعنی اپنا نکاح کرنا۔ جیسے ارشادِ باری ہے:

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ۔ (4/3) — عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں انھیں نکاح میں لاؤ۔

اور اَنْكَحَ بمعنی کسی دوسرے کا نکاح کرنا۔ یا دوسرے کو نکاح میں دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا۔ (2/221) — مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کو ان کے نکاح میں نہ دینا۔

۲۔ زَوَّجَ: زَوج بمعنی جوڑا۔ شوہر۔ بیوی۔ ساتھی۔ اور زَوَّجَ بمعنی جوڑا بنانا۔ جن حیوانات میں نر اور مادہ پایا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے کا زَوج کہلاتا ہے۔ اور حیوانات کے علاوہ دوسری اشیاء میں جفت کو زَوج کہا جاتا ہے (مف) اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہے، کہ اگر نکاح کے بعد رخصتی نہ ہو تو بھی زَوج استعمال نہ ہوگا۔ لہٰذا زَوَّجَ کا صحیح مفہوم نکاح اور رخصتی یا شادی کرنا اور جوڑا بنانا ہے۔ اور اسی طرح اس کا معنی خود شادی کرنا نہیں بلکہ نکاح میں دینا ہوگا۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي — پھر جب زید نے اس (زینب) سے خواہش پوری کر لی تو ہم نے اس کا نکاح آپ سے کر دیا تاکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶- اَعْرَجَ : عَرَجَ بمعنی (زینہ وغیرہ پر) چڑھنا اور عَرِجَ بمعنی لنگڑا کر چلنا۔ عَرَجَان بمعنی لنگڑاپن
اَعْرَج بمعنی لنگڑا۔ ج عُرْج۔ قرآن میں ہے:

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ (۴۸/۱۷) — نہ تو اندھے پر کچھ گناہ ہے (کہ وہ جہاد سے پیچھے رہ جائے) اور نہ لنگڑے پر۔

(د) — عورتوں کے عوارض

۱- مَحِيض اور قُرُوْء کے لیے دیکھیے — حیض

۲- حَمَل : یعنی کسی مادہ کا باروار ہو جانا۔ اور انسان کے لیے مدتِ حمل تقریباً نو ماہ ہوتی ہے۔ دوسرے جانوروں کے لیے مدتِ حمل الگ الگ ہے۔

۴- وضع حمل : بمعنی بچہ جننا — ارشاد باری ہے:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا۔ (۴۶/۱۵) — اس کی ماں نے اس (انسان) کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا۔

۵- رَضَعَ : بمعنی ماں کا بچہ کو دودھ پلانا۔ اور رَضَاعَت بمعنی دودھ پلانے کی مدت جو زیادہ سے زیادہ دو سال ہے۔ اور مُرْضِعَة بمعنی دودھ پلانے والی۔ دائی۔ (ج مَرَاضِع اور اِسْتَرْضَعَ بمعنی کسی دوسری عورت (دائی وغیرہ سے) دودھ پلوانا۔ ارشاد باری ہے:

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ (۲/۲۳۳) — اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ حکم اس کے لیے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ (۲/۲۳۳) — اور اگر تم اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلوانا چاہو۔

رضاعت کی شریعت میں اہمیت یہ ہے کہ جو رشتے نسبی لحاظ سے حرام ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ (۴/۲۳) — اور تمہاری دودھ بہنیں بھی (تم پر حرام کی گئی ہیں)

۶- فِصَال : بمعنی دودھ چھڑانا۔ کسی مادہ کا اپنے بچہ کو دودھ پلانے کی مدت کو ختم کر دینا۔ ارشاد باری ہے:

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا (۲/۲۳۳) — پھر اگر دونوں (ماں باپ) باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔

۴ — (ا) گھر اور گھریلو اشیاء

۱-۲- دار اور بَيْت کے لیے دیکھیے "گھر"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ